جلد ۳۵ | ۳۱ ماہ ہجرت ۱۳۲۶ھش | ۹ رجب ۱۳۶۶ھ | ۳۱ مئی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۲۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ½۹ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے بہتر ہے۔ الحمد للہ

آج المقال الاحمدیہ کا کتاب ہمارا رسول کا امتحان ہوا۔ جس میں ۲۸۲ اطفال شامل ہوئے۔

غربا کی امداد کیلئے غلہ فنڈ کی تحریک

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا اسوہ حسنہ

غربا فنڈ میں حضور کا دو ہزار روپیہ کا عطیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لاکھوں لاکھ برکتیں اور رحمتیں نازل ہوں جن کے طفیل جماعت احمدیہ خدا کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو راہ خدا میں قربانیاں کرتے ہوئے جذب کر رہی ہے۔ اس پر جماعت احمدیہ جس قدر سجدات شکر بجالائے تھوڑے ہیں۔ اور جس قدر زیادہ سے زیادہ قربانی کرے تھوڑی ہے۔

جماعت احمدیہ کے ہر فرد واحد کو اس بات کا علم ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کے لئے جن کے کوئی کمانے والا نہیں۔ اور ان کے لئے کوئی ذریعہ آمد نہیں۔ یا جن کی موجودہ آمد قحط کے زمانہ میں معمولی اخراجات کو پورا نہیں کرتی۔ یا وہ بیوائیں جن کے سرتاج اس دار فانی سے گزر چکے ہیں۔ یا وہ یتیم بچے جن کا کوئی پرسان حال نہیں۔ یا وہ جو کسی نہ کسی وجہ سے معذور ہو گئے۔ اور اب کمائی کے قابل نہیں رہے۔ ایسے تمام یتامے، مساکین وغیرہ کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بطور امداد گندم تقسیم فرماتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ سے خاکسار کو ہدایت موصول ہوئی ہے کہ "وکیل المال فوراً گندم غربا کی تحریک شروع کر دیں۔"

احباب کرام کو یہ امر وضاحت سے معلوم ہے۔ کہ کئی سالوں سے غلہ فنڈ کی تحریک ہو رہی ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضور کے اپنے مبارک الفاظ ہی ذیل میں پیش کر دیا جائے۔ چنانچہ فرمایا۔

(۱) غربا کا امن اور آرام ہی قوم کی زندگی کا نشان ہوتا ہے۔ جو لوگ اس سے غافل ہوتے ہیں وہ اپنی شقاوت قلبی کا ثبوت دیتے ہیں۔ پس قربانی قوموں کی زندگی کا نشان ہے۔"

(۲) ہمیشہ یاد رکھو کہ مصیبت کے وقت جو لوگ اپنا مال دوسروں کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ انہیں کے لئے اللہ تعالےٰ اپنے قرب کی راہیں کھولتا ہے۔ جب ایک طرف تکلیف اور مصیبت کے دروازے کھلتے ہیں۔ تو دوسری طرف اللہ تعالےٰ کی رحمت کے دروازے بھی کھلتے ہیں۔"

(۳) اس لئے میں اس سال خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں کہ (ا) "ہر خاندان اپنے سالانہ غلہ کا چالیسواں حصہ اس میں ادا کرے" یعنی جو لوگ بازار سے گندم خرید کر کھاتے ہیں۔ ان کے لئے میں نے ان کے گھر کے سالانہ خرچ پر چالیس من پر ایک من کا چندہ رکھا ہے یعنی جو شخص اپنے گھر کے سالانہ خرچ کے لئے چالیس من گندم خریدے۔ وہ ایک من غربا کے لئے دے۔ اور جو شخص بیس من خریدے۔ یعنی اس کے گھر کا سالانہ خرچ ہی بیس من ہو۔ وہ بیس سیر دے۔ اور جو شخص دس من خریدے۔ اور اس کے گھر کا خرچ دس من سالانہ ہو۔ تو وہ دس سیر دے۔ اگر وہ کسی وجہ سے اپنے گھر کے لئے سالانہ خرچ کے برابر نہ خریدے۔ مثلاً اس کا خرچ تو سالانہ چالیس من ہے۔ مگر وہ کسی وجہ سے بیس من خریدتا ہے۔ تو اسے چالیس من پر ایک من غلہ یا اس کی قیمت دینا ہوگی کیونکہ چالیسواں حصہ اس کے گھر کے سالانہ خرچ پر ہے نہ کہ خرید پر۔ تب بھی اسے اپنے ایک سال کے غلہ کے مطابق چالیسواں حصہ دینا چاہیے۔ چالیسواں حصہ دینے کا مطلب یہ ہے۔ کہ تم چالیس دن میں سے ایک دن اپنے بھائی کے لئے فاقہ کرتے ہو۔ کیا یہ بہتر ہے کہ چالیس دن میں سے ایک دن فاقہ کرو۔ یا یہ بہتر ہے۔ کہ تمہارا بھائی چالیس دن فاقہ کرے میرے نزدیک تمہارا چالیسواں حصہ اپنے غریب بھائیوں کے لئے دینا کوئی قربانی نہیں بلکہ یہ تو لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کے مترادف ہے۔"

(ب) "امراء کے لئے یہ نہیں۔ کہ وہ اپنے خاندان کے سالانہ غلہ کے خرچ کا چالیسواں حصہ دیں۔ بلکہ ان کے لئے حضور کا ارشاد ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق اور اپنی حیثیت کے مطابق زیادہ قربانی کریں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ان کے مال میں غربا کا زیادہ حصہ رکھا ہے۔"

(ج) "زمیندار اپنی کل گندم کی پیداوار کا ½ حصہ غربا کے لئے ادا کرے۔ پس تم کوشش کرو۔ کہ ان مصیبت کے ایام میں تم اللہ تعالےٰ کی رحمت کو زیادہ جذب کر سکو۔ زمینداروں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کے لئے ثواب حاصل کرنے کا خاص موقعہ ہے انہیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ لائل پور شیخوپورہ۔ سرگودھا۔ منٹگمری۔ ملتان اور سندھ کے زمیندار خاص طور پر میرے مخاطب ہیں۔ جہاں اللہ تعالےٰ نے

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ان کے لئے آسانیاں پیدا کی ہیں۔ کہ ان کو نہروں سے پانی ملتا ہے۔ اور ان کی فصلوں میں بارشس نہ ہونے کے سبب کوئی خاص کمی نہیں ہوتی۔ وہاں ان کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنے غریب بھائیوں کی امداد کریں۔" پس نہری علاقہ کے احمدی دوست غربار کے لئے اپنی کل گندم کی پیداوار کا ۱/۴ حصہ دیکر اپنے امام کی دعا اور خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کریں۔

(د) یہ بات بحضور دل یاد رہنی چاہیئے کہ جماعتوں اور براہِ راست وعدہ کرنے والے احباب کرام "گندم غربا" کے وعدے جلد سے جلد فارم پر لیکر ارسال فرماویں۔ وہاں یہ بھی یاد رکھیں۔ کہ وعدوں کے مطابق غلہ فنڈ کا روپیہ بھی زیادہ سے زیادہ جون کے اندر اندر ادا ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ جماعتوں اور افراد کی طرف سے غلہ فنڈ کا روپیہ آنے پر ہی غربار کے لئے غلہ خرید اجاتا ہے۔ اس لئے جہاں گندم غربار کے وعدے جماعتیں فوری ارسال فرماویں۔ وہاں اس کا روپیہ بھی ساتھ ہی معہ اسم وار تفصیل کے وکیل المال تحریک جدید یا محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال فرماویں۔

بالآخر جماعت احمدیہ کے ان مخلصین مجاہدوں کے لئے جو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہر تحریک پر انشراح صدر سے لبیک کہنے میں ہی سعادت سمجھتے ہیں۔ اس امر کا اظہار کرنا ضروری ہے۔ کہ غربار کی امداد کے لئے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ چندہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے عطا فرمایا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف سے دو ہزار روپیہ اس سال کے لئے جنوری ۱۹۴۷ء میں ہی عطا فرمایا۔ جزاکم اللہ احسن الجزار فی الدنیا والآخرۃ

میں نے اس امر کا بارہا محاسبہ کیا ہے۔ ہر تحریک جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمائی ہے۔ اس میں حضور نے ایسا نمایاں اور غیر معمولی حصہ لیا ہے۔ جو احمدیہ جماعت کے ہر فرد کے حصہ سے زیادہ اور نمایاں ہے۔ چنانچہ چندہ عام تحریک جدید کے علاوہ حفاظت مرکز میں حضور نے بیس ہزار کا عطیہ عطا فرمایا۔ اس مد میں اتنی رقم کسی ایک شخص کی بھی نہیں۔ اسی طرح غلہ فنڈ میں بھی دو ہزار عطا فرمایا۔ اس مد میں بھی آج تک اس رقم کے برابر کسی دوست کی بھی رقم نہیں۔ پس وہ احباب جو حضور کی اقتداء میں نمایاں حصہ لینا ہی سعادت یقین کرتے ہیں۔ وہ غلہ فنڈ میں حضور کے اس اسوہ حسنہ کے مطابق نہ صرف نمایاں اور فوری وعدہ ہی حضور کے براہ راست پیش فرماویں۔ بلکہ حضور کی اقتدار میں وعدہ کی رقم بھی جلد سے جلد ارسال فرماویں۔

روپیہ آنے پر ہی گندم غربار کے لئے خریدی جا سکتی ہے۔ اور گندم کے خریدنے کے یہی دن ہیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

جماعتوں یا افراد کو گندم غربار کے وعدوں کے لئے کسی خاص فارم کی ضرورت نہیں ہے۔ معمولی کاغذ پر وعدہ لکھ کر فہرست مکمل کر کے حضور کے براہِ راست پیش کرنا کافی ہے۔ یعنی معطی کا نام معہ پورا پتہ۔ اور دوسرے خانہ میں رقم وعدہ درج ہو۔

خاکسار وکیل المال تحریک جدید

ولادت

سکندر آباد دکن۔ ۲۹ مئی۔ بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ محترمہ زینب بیگم صاحبہ بنت جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اور اہلیہ جناب محمود الحسن صاحب چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ مدراس کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ قارئین الفضل کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ بچے کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کریں۔ (ایڈیٹر)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی

مجلس علم و عرفان

اخلاق فاضلہ کی صحیح تعریف

قادیان ۲۸ ماہ ہجرت: حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آج بعد نماز مغرب تا عشاء مجلس میں رونق افروز ہو کر جو ملفوظات بیان فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔ فرمایا:-

جس مضمون کے متعلق میں نے پچھلے دو دنوں میں بعض باتیں بیان کی تھیں۔ اسی سلسلہ میں ایک ضمنی سوال پیدا ہوتا ہے۔ جس کے متعلق آج کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ سوال یہ ہے۔ کہ اخلاق فاضلہ کس کو کہتے ہیں۔ اور اخلاق سیئہ کس کو۔

یہ سوال کہ کوئی فعل انسان کو کیوں کرنا چاہیئے اور کیوں نہیں کرنا چاہیئے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ عام طور پر بے شریعت اور بے آئین لوگ اس کے متعلق یہ جواب دیا کرتے ہیں۔ کہ ہمارا دل کرتا تھا۔ اس لئے ہم نے کیا۔ یا ہمارا دل نہیں کرتا تھا۔ اس لئے ہم نے نہیں کیا۔ یعنی اچھے کام کے معنے ان کے نزدیک یہ ہیں۔ کہ جس کو ان کا دل کرے۔ اور برے کام کے معنے یہ ہیں کہ جس کو ان کا دل نہ کرے۔ چھوٹے بچے بھی اس قسم کا جواب دیا کرتے ہیں۔ اور جب ان سے پوچھا جائے تو کہہ دیتے ہیں جا میری مرضی۔ یعنی میری مرضی تھی اس لئے میں نے کیا۔

عموماً دنیا میں اچھے یا برے کام کی یہی تعریف کی جاتی ہے۔ کہ جو طبیعت کو اچھا لگے وہ اچھا ہے۔ اور جو برا لگے وہ برا ہے۔ لیکن یہ تعریف بہت ناقص ہے۔ کیونکہ دنیا میں طبائع مختلف ہیں۔ ایک کام جو ایک کو اچھا لگتا ہے۔ وہ دوسرے کو برا لگتا ہے۔ جسے ایک جائز سمجھتا ہے دوسرا ناجائز۔ جسے ایک مفید اور درست تسلیم کرتا ہے۔ دوسرا غیر مفید اور غلط سمجھتا ہے۔ دنیا میں کوئی ایک چیز بھی ایسی نہیں۔ جس کے متعلق طبائع میں اچھا یا برا ہونے کا اختلاف نہ پایا جاتا ہو۔ پھر یہی نہیں۔ بلکہ خود وہ شخص ایک وقت ایک چیز کو مباح سمجھتا ہے۔ اور دوسرے وقت ناجائز۔ ایک وقت اسے بنظر استحسان دیکھتا ہے۔ اور دوسرے وقت حقارت سے۔ تو اس اصول کے پیش نظر کسی ایک چیز کے بھی اچھا یا برا ہونے کے متعلق کوئی معیار مقرر نہیں کیا جا سکتا۔

بعض لوگوں نے اس تعریف پر کچھ تبدیلی کی ہے۔ کہ اچھی چیز وہ ہے جسے سوسائٹی اچھا کہے۔ اور بری وہ جسے سوسائٹی برا کہے۔ یہ بھی کوئی معیار نہیں۔ سوسائٹی ایک وقت ایک چیز کو اچھا سمجھتی ہے۔ اور دوسرے وقت برا۔ یا ایک سوسائٹی ایک چیز کو پسند کرتی ہے۔ مگر دوسری اس کو ناپسند کرتی ہے۔ مثلاً عیسائی سوسائٹی شراب کو عین تہذیب سمجھتی ہے۔ لیکن مسلمان سوسائٹی اسے حرام سمجھتی ہے۔

اسی طرح گوشت ہے۔ اس کے متعلق ہندو مسلم۔ سکھ۔ عیسائی چاروں قوموں کی پسند مختلف ہے۔ عیسائی سؤر کا گوشت اور سکھ جھٹکہ کھانا پسند کرتے ہیں۔ لیکن مسلمان اسے حرام سمجھتا ہے۔ ہندو گائے کے گوشت کے نزدیک نہیں جانا چاہتا۔ مگر مسلمان بڑے شوق سے اسے کھاتے ہیں۔ سوسائٹی کے چاہنے یا نہ چاہنے کے اصول کی موجودگی میں اچھے یا برے افعال یا اخلاق حسنہ یا اخلاق سیئہ کا کوئی معیار مشخص ہو ہی نہیں سکتا۔ اس طرح ہم کسی فعل کے متعلق بھی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ کہ کونسا اچھا یا برا ہے تو یہ تعریف بھی ناقص ٹھہرتی ہے

بعض لوگوں نے اس تعریف میں اور زیادتی کی ہے کہ اچھا فعل وہ ہے۔ جسے ساری دنیا اچھا کہے۔ اور برا وہ جسے ساری دنیا برا کہے۔ بے شک یہ تعریف پہلی تعریفوں سے زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ دنیا میں کوئی فعل یا کوئی چیز بھی تو ایسی نہیں جس کے متعلق دنیا نے ایک رائے قائم کی ہو۔ کسی ایک چیز پر بھی دنیا نے اتفاق نہیں کیا۔ ایک طبقہ ایک فعل مستحسن

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی مجلس علم و عرفان

مسلمانوں کو تدبیر کامل اور یقین کامل سے کام لینا چاہیئے

(مرتبہ:۔ خورشید احمد)

قادیان ۲۲ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعہ نے آج بعد نماز مغرب مجلس میں تشریف فرما ہو کر مسلمانان ہند کی موجودہ نازک حالت کا ذکر فرمایا۔ اور انہیں ایک نہایت ضروری امر کی طرف توجہ دلائی۔ حضور کے ارشاد کا ملخص اپنے الفاظ میں ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔

فرمایا:۔ ان ایام میں مسلمان ایک نہایت نازک دور میں سے گزر رہے ہیں۔ لیکن افسوس کی بات ہے۔ کہ ان کے اندر وہ احساس نہیں پایا جاتا جو پایا جانا چاہیئے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مومن کی حالت خوف اور رجا کے درمیان ہوتی ہے۔ یعنی نہ اسکے اندر خوف غالب ہوتا ہے۔ اور نہ امید غالب ہوتی ہے۔ یہ دونوں چیزیں ایک ہی وقت میں اس کے اندر پائی جاتی ہیں۔ یہی اصل ایمان کا مقام ہوتا ہے۔ یا اگر مومن تو ہو۔ تو گویہ خوش بختی اور ہوشیاری کی علامت ہوتی ہے کہ خوف یا رجا میں سے اگر کوئی پہلو بھی غالب ہو جائے گا۔ تو یہ تباہی کی طرف لے جانے کا موجب ہوگا۔ یورپ نے تو آج انسانی دماغ پر غور کر کے [illegible] اور [illegible] قسم کی دو اصطلاحیں بنائی ہیں۔ لیکن قرآن کریم نے آج سے ۱۳۰۰ برس پہلے ہی خوف اور رجا کے الفاظ سے ان اصطلاحوں کا مفہوم بیان کر دیا تھا۔

موجودہ ایام میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مسلمان چاہے بنگال اور پنجاب میں زیادہ ہیں۔ پھر بھی یورپین اقوام کی آواز عام طور پر مسلمانوں کے خلاف ہی اٹھتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اخبارات بھی جو انگلستان میں پہلے مسلمانوں کی تائید کیا کرتے تھے۔ اب تائید نہیں کرتے۔ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اگر مسلمان اپنی پوزیشن کی وضاحت اپنے لئے کوئی مضمون لکھتے ہیں۔ تو وہ شائع ہی نہیں کئے جاتے۔ چنانچہ جب ہمارے انگلستان کے مبلغین مسلمانوں کی تائید میں مضامین لکھتے ہیں تو وہ بالعموم شائع ہی نہیں کئے جاتے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ آجکل انگلستان کے لوگ معلوم ہوتا ہے حکومت کے اشارے پر ہندوؤں کی تائید اور مسلمانوں کی مخالفت کر رہے ہیں۔ انگلستان کے اخبارات ہندوستان کی نسبت حکومت سے زیادہ تعاون کرتے ہیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا پیغام احمدی زمینداروں کے نام

خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرو!

قادیان ۳۰ ماہ ہجرت۔ آج خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے اولاً فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلے میں ہر مذہب و ملت کے افراد کی مدد کرنے کی تحریک فرمائی۔

اس کے بعد حضور نے احمدی زمینداروں کو اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کرنے کی تحریک کی اور فرمایا ایسے زمیندار واقفین سے زمینداره کا کام ہی لیا جائے گا۔ البتہ انہیں سلسلہ کے یا سلسلہ کے مفاد کے لئے جس جگہ بھی بھیجا جائے۔ اور جن حالات میں بھی رکھا جائے۔ اور جو گزارہ بھی دیا جائے۔ اسے انہیں منظور کرنا ہوگا۔ اور غیر مشروط طور پر اپنے آپ کو وقف کرنا ہوگا۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔ جن ان پڑھ احمدی زمینداروں کے دلوں میں خواہش پیدا ہوا کرتی تھی کہ کاش ہمیں بھی خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کا موقعہ ملے۔ ان کے لئے اپنی حسرت نکالنے کا موقعہ آگیا ہے۔ ایسے احباب کو فوراً اپنے آپکو پیش کر کے اللہ تعالےٰ کے فضلوں کا وارث بننا چاہیئے۔

خیال کرتا ہے۔ مگر دوسرا اسے ناپسند کرتا ہے۔ ایک ملک ایک چیز کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ دوسرا حقارت سے جھوٹ کی مثال لے لو۔ ابھی تک دنیا اسکی کوئی تعریف معین نہیں کر سکی۔ بعض قومیں جھوٹ کا نام سیاست رکھتی ہیں۔ بعض پالیسی ہشیاری۔ عقلمندی وغیرہ۔ الغرض دنیا نے کسی ایک چیز پر بھی اجماع نہیں کیا۔ لہذا یہ تعریف بھی ناقص ٹھہرتی ہے۔ بعض لوگوں نے نیکی اور اچھے یا برے کام کی یہ تعریف کی ہے۔ کہ وہ کام جس سے دنیا کے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچے وہ نیکی ہے۔ اور جس سے زیادہ لوگوں کو نقصان پہنچے۔ وہ بدی۔ اگر یہ اصول تسلیم کر لیا جائے۔ تو تمام بڑی قومیں چھوٹی اقوام پر جو مظالم ڈھاتی ہیں۔ ہمیں وہ نیکی تسلیم کرنے پڑیں گے۔ اگر جرمنی بلجیم پر حملہ کر دے۔ تو یہ نیکی ہوگی۔ کیونکہ وہ جرمن قوم کے فائدہ کے لئے ایسا کرتا ہے۔ جو ان سے تعداد میں زیادہ ہے۔ یا ہندوستان کے ہندو مسلمانوں کے حقوق غصب کر لیں۔ تو یہ نیکی ہے۔ کیونکہ مسلمان تھوڑے ہیں تو اس تعریف کے صحیح ماننے سے بھی بہت سے نقائص پیدا ہوتے ہیں۔ پھر بعض لوگوں نے یہ تعریف کی ہے۔ کہ نیکی وہ ہے جو زیادہ سے زیادہ عرصہ تک زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ جرمن قوم جتنا عرصہ زیادہ اپنی قوم کی خاطر بلجیم کا خون چوستی رہے گی۔ اتنی ہی زیادہ نیکی ہوگی۔ تو یہ تعریف بھی غلط ہے۔

در اصل اس وقت تک دنیا نے اخلاق فاضلہ اور اخلاق سیئہ کی کوئی بھی درست تعریف نہیں کی۔ اور جو کی ہے۔ وہ بہت محدود ہے۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ نیکی وہ ہے جو فطرت کے مطابق ہو۔ اور بدی جسے فطرت قبول نہ کرے یہ تعریف کسی حد تک صحیح ہے۔ لیکن دقت یہ ہے۔ کہ فطرت بہت کم بولتی ہے۔ اور بہت تھوڑی نیکیوں پر آگاہ کرتی ہے۔

بعض نے وہ تعریف بھی کی ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مذکور ہے۔ کہ تو اپنے بھائی کے لئے وہی کچھ پسند کر جو تو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ یہ تعریف بہت حد تک صحیح تو ہے۔ لیکن محدود ہے یا ہر جگہ کام نہیں دے سکتی۔ مثلاً ایک عورت جو اپنے لئے خلع پسند کرتی ہے کیا اسے دوسری عورتوں کو بھی یہی کہنا چاہیئے۔ کہ تم بھی خلع لے لو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اخلاق فاضلہ کی تعریف کی ہے جو بہت اعلیٰ ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ انسان کے طبعی جذبات اور تقاضوں کو جب عقل و فہم کے ذریعہ سے بالارادہ موقع اور محل پر استعمال کیا جائے۔ تو وہ اخلاق فاضلہ ہیں۔ لیکن یہاں پھر اس امر میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ طبعی جذبات اور طبعی تقاضے کیا ہیں۔ اس کے لئے ہم مذہب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ لیکن مذاہب بھی مختلف ہیں۔ اور پھر ان میں بہت سا اختلاف پایا جاتا ہے۔ کہ کس مذہب کے طبعی تقاضے درست تسلیم کریں۔

میں نے ان تمام باتوں پر غور کر کے ایک نتیجہ نکالا ہے جو خدا تعالےٰ کے فضل سے قطعی اور یقینی ہے۔ اور جس سے نیکی اور بدی کی تعیین کرنے میں کسی قسم کی دقت پیش نہیں آسکتی۔ حقیقت یہ ہے کہ اخلاق کی مثال مادی دنیا میں ظاہری حسن سے ملتی ہے۔ جس طرح دنیا میں ہر شخص حسن کو پسند کرتا ہے۔ مگر حسن کی تعریف میں اس کا دوسروں کے ساتھ اختلاف ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر شخص اخلاق فاضلہ کو تو پسند کرتا ہے۔ مگر اخلاق کی تعریف میں اس کا دوسروں کے ساتھ کئی رنگ میں اختلاف ہو جاتا ہے۔ اس اختلاف کو دور کرنے کا مادی دنیا میں یہ طریق ہے کہ مصور حسن کا ایک ماڈل اپنے سامنے رکھ لیتا

باقی صفحہ ۶ پر

اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ اسوقت حکومت کے نزدیک سیاست کا تقاضہ کیا ہے۔ تو پھر وہ اسی کی تائید کرتے ہیں۔

اس موقعہ پر حضور نے بطور مثال اپنے سفر انگلستان کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ شروع شروع میں تو وہاں کے اخبارات خوشامدانہ انداز میں ہمارے متعلق خوب مضامین لکھتے رہے۔ لیکن جب حکومت افغانستان نے ہمارے آدمیوں کو شہید کیا اور ہم نے اس کے خلاف مضامین انہیں بھجوائے تو انہوں نے حتی الامکان انہیں شائع کرنے سے گریز کیا اور ہمارے دریافت کرنے پر بعض اخبارات نے بتایا کہ ہمیں حکومت کی طرف سے اشارہ کیا گیا تھا کہ افغانستان سے تعلقات بگاڑنے والے مضامین شائع نہ کئے جائیں۔ حضور نے یہ مثال دیکر فرمایا۔ ممکن ہے مسلمانوں کے خلاف اخبارات کا موجودہ رویہ بھی لیبر حکومت کے اشارہ پر ہو۔ بہر حال یہ تو صاف بات ہے کہ اسوقت وہاں کی رائے عامہ مسلمانوں کے خلاف ہے اسی طرح امریکہ میں پہلے تو مسلمانوں کی بہت زیادہ مخالفت تھی گو اب کسی قدر اسمیں کمی واقع ہوئی ہے۔ لیکن ابھی وہ کمی ایسی نہیں ہے جسے مسلمانوں کی تائید کہا جا سکے ادھر ہندوستان میں بھی ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ انگریز افسر فسادات کے سلسلہ میں عام طور پر ہندوؤں اور سکھوں کی تائید کرتے ہیں ہم یہ نہیں کہتے کہ اگر مسلمان ظلم کریں تو اسکا اعتراف نہ کرو لیکن ہم یہ ضرور چاہتے ہیں کہ جہاں مسلمانوں پر ظلم ہو وہاں پر اس کا بھی اقرار کیا جائے۔ لیکن حالت یہ ہے کہ ابھی راولپنڈی اور ملتان کے واقعات کی تو خوب تشہیر کی جاتی ہے لیکن بمبئی احمد آباد۔ بہار۔ گڑھ مکتیسر اور لاہور اور امرتسر کا جہاں پر مسلمانوں پر ظلم ہوا ہے کوئی ذکر نہیں کیا جاتا۔ بلا شبہ لاہور امرتسر میں مسلمانوں نے بھی ہندوؤں کا مقابلہ کیا ہے لیکن چونکہ ابتدا ہندوؤں اور سکھوں کی طرف سے کی گئی تھی اسلئے مسلمانوں کا مقابلہ جائز اور درست تھا۔ انکا حق تھا کہ وہ مقابلہ کرتے ہاں ہمارے نزدیک یہ بے شک ظلم ہے اور ہماری شریعت اس کی اجازت نہیں دیتی کہ بہار اور امرتسر وغیرہ کا بدلہ ملتان اور راولپنڈی کے ہندوؤں

سے لیا جائے۔ غرض جو اٹھتا ہے تو کھینچ اور ملتان کا نام لیتا ہے حالانکہ انصاف کا تقاضا ہے کہ جہاں ہندوؤں پر ظلم ہوا اسکا بھی اقرار کیا جائے اور جہاں مسلمانوں پر ظلم ہوا اس کا بھی اعتراف کیا جائے۔

یہ چیزیں بتاتی ہیں کہ مسلمان اسوقت ایک خطرہ کی حالت میں ہیں لیکن افسوس ہے کہ ان میں اس خطرہ کا صحیح احساس نہیں ہے اور حقیقی تیاری اور تنظیم ان میں نہیں ہے میں اسے تیاری نہیں سمجھتا کہ امرتسر کا بدلہ راولپنڈی میں لے لیا جائے۔ یہ تو ظلم ہے تیاری تو یہ ہوتی ہے کہ جس جگہ مسلمانوں پر ظلم ہو وہاں پیسہ کی ہر رنگ میں مدد کی جائے اگر ان کی جائدادیں تباہ ہو گئیں ہیں تو مالی کے ذریعہ مدد کی جائے اور دیگر ذرائع سے جس طرح بھی ہو سکے مدد کی جائے اگر مسلمان ایسا کرتے تو مصیبت زدہ مسلمانوں کے حوصلے یقیناً بڑھ جاتے۔ ان میں ہمت جرأت اور قربانی کی روح ترقی کر جاتی اور پھر دوسرے لوگ بھی ان کی مدد کرتے کیونکہ دنیا یقیناً مظلوم کی زیادہ مدد کرتی ہے بشرطیکہ بجائے بزدلی کے وہ دلیری کے ساتھ ظلم برداشت کرے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس رنگ میں مسلمانوں نے کسی جگہ بھی منظم ہو کر اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی مدد نہیں کی وہ محض یہ کہکر اپنے آپ کو اطمینان دے لیتے ہیں کہ ہم یوں کریں گے اور یوں کر دیں گے حالانکہ حقیقی تیاری اور تنظیم کے بغیر ایسا کہنا ایک غلط امید کی حالت ہے جو کبھی فائدہ نہیں دیتی بلکہ ہمیشہ نقصان پہنچاتی ہے۔ یہ تو ہے غلط امید کی حالت دوسری طرف خوف کی حالت بھی بعض مسلمانوں میں غلط طور پر پائی جاتی ہے ایک طبقہ مسلمانوں میں ایسا بھی ہے جو خواہ مخواہ کانگرس سے ڈرتا ہے اور اسکے آگے ہاتھ جوڑتا ہے گویا اسکے نزدیک کانگرس کے ہاتھوں میں ہی ساری طاقت ہے وہ جو چاہے مسلمانوں سے کرے خوف کی یہ حالت بھی تباہی کا موجب ہوتی ہے مومن کی شان یہ ہوتی ہے کہ وہ ایک طرف تو حد درجہ کی احتیاط کرتا ہے اور دوسری طرف حد درجہ کی جرأت اور دلیری بھی اسمیں ہوتی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہمیں اسکی متعدد مثالیں ملتی ہیں آپ جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کو روانہ ہوئے تو آپ چیلنج دیکر اور اعلانیہ طور پر روانہ نہیں ہوئے۔ بلکہ آپ رات کی تاریکی میں اور پوری احتیاطی تدابیر اختیار کر کے

ایک نہائت نفع مند کام

پرسین مینوفیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا کہ اس کام کو اور بھی بڑھایا جائے۔ اسلئے ہم نے اسکے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے۔ جو کہ خدا کے فضل سے اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر وہاں پر چلا جائیگا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائیگا۔ اس کام کو سر انجام دینے کیلئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آگئی ہیں۔ اور مزید آرہی ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانہ پر چلانے کیلئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اور جب تک کہ کسی کمپنی کے پاس اسقدر سرمایہ نہ ہو۔ جتنا کہ ضروری ہو اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا اسلئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کے ساتھ پبلک لمیٹڈ کروا لیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہونگے اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہو گی۔ سر دست ہر دس روپے کے حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائینگے یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصہ خریدے۔ تو اسے پانچصد روپے ادا کرنے ہونگے گو منافع اسے ایک سو حصہ جات کا ہی ملیگا۔ ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے اور کاغذات بننے کیلئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت نفع مند ہے۔ اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں۔ اسلئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں۔ یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ دوست اس میں سستی نہ کریں کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئینگی۔ ان ہی کو ترجیح دیجائیگی۔ دوستوں کی آسانی کیلئے ہم نے فارم چھپوائے ہوئے ہیں۔ جو پرسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان ——— کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

(صاحبزادہ) مرزا شریف احمد

تریاق کبیر

آپ نے امرت دھارا اور ایسی ہی اور دواؤں کی تعریف سنی ہوگی۔ یہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ تریاق کبیر اس قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے۔ پیٹ کے درد میں ایک یا دو قطرے کھا لینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ معدہ کی تشنج درد جو بیمار کو تڑپا دیتی ہے۔ بیمار کہتا ہے۔ کہ اس کے معدہ کو کوئی پکڑ کر مروڑ رہا ہے۔ اس میں ایک قطرہ ہاتھ پر ملکر معدہ پر ہاتھ پھیر دینے سے درد میں فوراً کمی آجاتی ہے۔ اور تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ دستوں اور ہیضہ میں نہایت زود اثر اور مجرب دوا ہے۔ غرض تمام حالات امراض میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور فائدہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ آپ اس دوا کو دوسری دواؤں کے مقابلہ میں استعمال کر کے دیکھیں۔ آپ خود فیصلہ کر لیں گے کہ موجودہ دواؤں سے اس کا زیادہ اور فوری اثر ہے۔ قیمت بڑی شیشی ۱۲؍ درمیانی شیشی ۶؍ چھوٹی شیشی ۲؍ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

ضرورت

ایک لمیٹڈ کمپنی کو مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے مناسب آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جو دوست اپنے آپ کو اس کام کے لئے مناسب سمجھیں مجھے اپنی درخواستیں معہ کوائف کے بھجوادیں۔

گریڈ

منیجر ۵۰۰ سے ۸۰۰ تک — کلرک ۶۰/-/- سے ۸۰ تک

منیجر کیلئے ضروری ہے۔ کہ وہ ایکسپورٹ اور امپورٹ کے کام سے بخوبی واقف ہو۔ اور کسی ایسی کمپنی کا مالک رہ چکا ہو۔ یا ملازمت کی ہو۔ جو کہ اس قسم کا کاروبار کرتی رہی ہو۔

کلرک کیلئے گذشتہ تجربہ کا ہونا ضروری ہے۔ گریجوایٹ اور ٹائپسٹ کو ترجیح دی جائے گی:۔ وکیل التجارت تحریک جدید قادیان

خریداران اخبار الفضل اور دیگر اخبارات قادیان

۵ رجون ۱۹۳۷ء کے بعد ایجنسی ان احباب کو اخبار مہیا نہیں کرے گی۔ جن کا بقایا ہوگا۔ اور جنہوں نے کم از کم ایک ماہ کا چندہ پیشگی ادا نہیں کیا ہوگا۔ جناب مطلع رہیں۔ بعد میں شکایت نہ ہو۔ (مینیجر رفیق اینڈ کمپنی)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

السیر دمہ

یہ مرکب دمہ کیلئے بیحد مفید اور نافع ثابت ہو چکا ہے

اگر بلغمی دمہ و کھانسی ہو۔ اور ساتھ ہی مرض کا دورہ کثرت سردی کے باعث ہو۔ یا موسم سرما ہو۔ تو اسے ایک سے تین رتی تک شہد و آب ادرک یا آب پان میں ملا کر دن میں تین مرتبہ چٹائیں:۔

لیکن اگر مریض دمہ کا مزاج صفراوی ہو۔ اور ساتھ ہی موسم گرما ہو۔ تو اسے بقدر ایک ایک رتی صبح و شام شربت بنفشہ، شربت نیلوفر یا عرق گاؤزبان سے دیں۔ اگر مریض کا مزاج سوداوی ہو۔ خشکی رہتی ہو۔ بلغم زور لگانے پر نکلتی ہو منجمد بلغم نکلتی ہو۔ تو اسے ایک ایک رتی کی مقدار میں صبح و شام بادام روغن و شہد یا اسبغول کے لعاب سے دیں۔ خدا کے فضل سے شفا ہوگی قیمت پانچ روپے فی تولہ

طبیہ عجائب گھر (رجسٹرڈ) قادیان

دماغی کام کرنے والوں کیلئے نعمت عظمےٰ

روح نشاط

اس کا دوسرا نام خمیرہ گاؤزبان عنبری تریاقی ہے۔ سونے چاندی کے ورق۔ مروارید۔ عنبر۔ کشتہ یاقوت۔ کشتہ زمرد۔ کشتہ سنگ یشب۔ کشتہ زہرمہرہ کے علاوہ اور بہت سی قیمتی جڑی بوٹیوں سے تیار ہوتا ہے۔ دل۔ دماغ اور جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دینے میں بینظیر ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے نعمت ہے۔ عورتوں کے امراض رحم مثلاً اختناق الرحم میں بھی مفید ہے۔ کھانسی اور پرانے نزلہ کو دور کرتا ہے

قیمت فی چھٹانک دس روپے

طبیہ عجائب گھر (رجسٹرڈ) قادیان

(بقیہ صفحہ ۲)

یہ تو آپ کا احتیاطی پہلو تھا۔ اس کے بالمقابل آپ کی جرأت حوصلہ اور توکل الی اللہ کی یہ حالت تھی کہ جب غار ثور میں آپ چھپے ہوئے تھے۔ اور کفار آپ کو تلاش کرتے ہوئے غار کے منہ تک آ گئے۔ تو اس وقت آپ نے کسی قسم کی گھبراہٹ اور تشویش کا اظہار نہیں فرمایا بلکہ حضرت ابوبکرؓ کے استفسار پر فرمایا لاتحزن ان اللہ معنا ڈرو نہیں اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اب دیکھو ایک طرف تو آپ نے اتنی احتیاط کی کہ رات کی تاریکی میں روانہ ہوئے تا کہ کسی کو پتہ نہ لگ سکے۔ اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ پر یقین کامل کا یہ عالم تھا کہ دشمن سر پر کھڑا ہے لیکن آپ مطلقاً نہیں گھبرائے بلکہ اس یقین پر قائم رہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ضرور مدد کرے گا۔ یہ وہ صحیح حالت ہوتی ہے جسے خوف اور رجاء کے درمیان کی حالت کہتے ہیں۔ اس سلسلے میں حضور نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی اور بھی متعدد مثالیں دیں۔ اور فرمایا مسلمانوں کو بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنا چاہیئے۔ ایک طرف تو انہیں انتہا درجہ کی تنظیم اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ اور جس جگہ مسلمانوں پر ظلم ہو وہاں ان کی پوری مدد کرنی چاہیئے۔ تا کہ ان کے حوصلے بڑھیں۔ اور جرأت اور دلیری ان میں پیدا ہو۔ اور دوسری طرف انہیں اللہ تعالیٰ کی مدد پر کامل یقین ہونا چاہیئے۔ اور کسی سے ڈرنا اور مرعوب ہونا نہیں چاہیئے۔ یاد رکھو تدبیر کامل اور یقین کامل یہ دونوں باتیں بیک وقت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں۔ اگر یہ دونوں باتیں پیدا ہو جائیں۔ تو پھر یقیناً اللہ تعالیٰ کا فضل اس کی مدد اور اس کی نصرت حاصل ہو جاتی ہے۔

ایک کارِ خیر

نظارت دعوۃ و تبلیغ میں متعدد غیر احمدی و غیر مسلم اصحاب کی طرف سے اخبار "الفضل" کے مفت جاری کرنے کے مطالبات موصول ہوئے ہیں جن میں اکثر ایسے اصحاب کے نام اخبار جاری کرنا تبلیغی لحاظ سے نہایت مفید ہے۔ مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ جو مخیر اصحاب اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں وہ کم از کم سہ ماہی کا چندہ [illegible] ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کے پتہ پر بھیج کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

ضروری خبریں

برطانیہ اور روس کے درمیان سمجھوتہ کا امکان

مسٹر موریسن کا بیان

مارگیٹ ۲۹ مئی۔ برطانیہ کے نائب وزیر اعظم مسٹر ہربرٹ موریسن نے لیبر پارٹی کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ عنقریب برطانیہ اور روس کے درمیان ایک نفع بخش تجارتی معاہدہ مرتب ہو جائے گا۔ آپ نے کہا مجھے یقین ہے کہ ان دونوں ممالک کے درمیان اس تجارتی معاہدہ کے بعد باہمی خوش اعتمادی اور مفاہمت کے جذبات پیدا ہو جائیں گے۔ آپ نے کہا اکثر کہا جاتا ہے روس اور برطانیہ کے درمیان کئی بنیادی اختلافات ہیں۔ لیکن اس امر کو فراموش کر دیا جاتا ہے کہ برطانیہ اور روس کی معاشی حالت میں بڑی حد تک مشابہت پائی جاتی ہے۔ اور کئی ایک امور میں ان کے مفاد مشترک ہیں۔ مسٹر موریسن نے اعلان کیا کہ روس اور برطانیہ کے درمیان سمجھوتہ کی گفت و شنید بڑی حد تک امید افزا ہے۔ ملک کی معاشی حالت کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہم قرضوں کی رقم پر زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ برطانیہ آئندہ امریکہ سے مزید قرض نہیں لے گا۔

وائسرائے ہند کی ہندوستان کو روانگی

لنڈن ۲۹ مئی۔ آج وائسرائے ہند اپنے سٹاف کے ہمراہ لنڈن سے ہندوستان روانہ ہو گئے۔ امید ہے کہ کل آپ دہلی پہنچ جائیں گے۔ رائٹر کے سیاسی نامہ نگار کا خیال ہے۔ اگر ہندوستانی زعماء نے وزارتی سکیم کو رد کر دیا۔ تو وائسرائے ہند کی پیش کردہ تجاویز کے اعلان کے ساتھ ہی مرکزی حکومت کے موجودہ نظام میں بھی مناسب تغیر و تبدل کیا جائے گا۔ موجودہ آئین ساز اسمبلی ہندو اور سکھ فرقوں کیلئے آئین وضع کریگی ایک اور آئین ساز اسمبلی پاکستانی علاقوں کا آئین مرتب کرنے کے لئے عنقریب معرض وجود میں آئے گی۔ صوبوں کی حد بندیوں کے تعیین کے لئے آزاد کمشنوں کا تقرر عمل میں آئے گا۔ لیکن اس اطلاع میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ امریکہ کو ایسے کمشنوں میں شرکت کرنے کی دعوت دی جائے گی۔ کیونکہ یہ مسئلہ برطانیہ اور ہندوستان کا داخلی مسئلہ ہے۔

ہندوستان کے کمانڈر انچیف سر آکنلک بھی آج بذریعہ طیارہ ہندوستان روانہ ہو گئے ہیں

بنگال مسلم لیگ مجلس عاملہ کا فیصلہ

کلکتہ ۲۹ مئی۔ کل رات بنگال پراونشل مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا ایک طویل اجلاس مولانا محمد اکرم خاں کی صدارت میں ہوا۔ جس میں تقسیم بنگال اور بنگال کو آزاد سٹیٹ بنانے کے سلسلے میں جن شرائط کا چرچا ہے ان پر غور کیا گیا۔ ساڑھے پانچ گھنٹے تک غور کرنے کے بعد ایک قرارداد پاس کی گئی۔ جس میں کہا گیا ہے کہ بنگال کے آئندہ آئین کے متعلق اخبارات میں سمجھوتہ کی جو تجاویز شائع ہوئی ہیں۔ بنگال مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ پوری مضبوطی سے مطالبہ پاکستان کی مؤید ہے۔ اور مسٹر جناح کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کرتی ہے مسلمانان بنگال اس سلسلے میں صرف مسٹر جناح کے فیصلے کے پابند ہوں گے۔ مولانا محمد اکرم خاں آج دہلی روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں پر آپ لیگ ہائی کمان سے تبادلہ خیالات کریں گے۔

(بقیہ صفحہ ۳)

اور اس کے مطابق تصویر بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ جب اس کی تصویر ماڈل کے مطابق ہوتی ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ یہ حسین تصویر ہے۔ بے شک مادی دنیا میں حسن کا کا کوئی ایک ماڈل نہیں۔ لیکن اگر کوئی ایک ماڈل ہوتا تو یہ یقینی بات ہے کہ اس کے بعد دنیا میں وہی حسن سمجھا جاسکتا تھا جو اس ماڈل کے مطابق ہوتا۔ اسی طرح روحانی دنیا میں مذہب نے ایک ماڈل پیش کیا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اور جو ہر قسم کے نقائص سے منزہ اور تمام کمالات اور خوبیوں کی جامع ہے۔ وہ ایک ایسی ذات ہے جس کا ہر کام خیر ہی خیر ہے۔ اور جس کی ہر صفت اعلیٰ درجہ کا ظہور اپنے اندر رکھتی ہے۔ اگر دنیا اس ماڈل کو اپنے سامنے رکھ لے۔ اور صفات الٰہیہ کا انعکاس اپنے دل میں پیدا کرنے کی کوشش کرے تو یقیناً وہ نیکی اور بدی کی درست تعریف کر سکے گی۔ بالفاظ دیگر وہ شخص جو صفات الٰہیہ کے ماتحت چلنے کی کوشش کرتا ہے وہ نیک ہے۔ اور جو صفات الٰہیہ سے منحرف ہے وہ اخلاق فاضلہ سے دور ہے۔ پس میرے نزدیک اخلاق فاضلہ نام ہے صفات الٰہیہ کو اپنے اندر جذب کرنے کا۔ بے شک ایک دہریہ کہہ سکتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کا قائل نہیں۔ یا وہ شخص جو صفات الٰہیہ کا منکر ہو کہہ سکتا ہے کہ تمہاری یہ بات غلط ہے کہ صفات الٰہیہ کا دنیا میں ظہور ہوتا ہے۔ لیکن یہ چیزیں ایسی ہیں جو دلائل سے ثابت کی جاسکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا وجود بھی دلائل سے ثابت کیا جاسکتا ہے۔ اور اس کی صفات کا ظہور دلائل سے ثابت کیا جاسکتا ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ کا وجود اور اس کی صفات حسنہ کا ظہور ثابت ہو جائے۔ تو اس کے بعد اخلاق صحیحہ کی پہچان کا معیار یہی ہوگا۔ کہ جو فعل الٰہی صفات کے مطابق ہے وہ اچھا ہے۔ اور جو کام الٰہی صفات کے مطابق نہیں وہ برا ہے۔ یہ ایک قطعی اور یقینی معیار ہے۔ جس سے ہم اخلاق فاضلہ کی صحیح تعریف کر سکتے ہیں۔ اور جس کے نتیجہ میں کسی قسم کی الجھن باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ جب ایک ماڈل مل جائے تو خیالی تصویر کی ضرورت نہیں رہتی۔ پس اخلاق فاضلہ وہ ہیں جو خدا تعالیٰ کی صفات اور اس کے افعال کی نقل کر کے حاصل کئے جائیں۔ جتنا زیادہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کی صفات کی نقل کرے گا اتنا ہی زیادہ اس میں اخلاق فاضلہ آتے جائیں گے۔ اور جتنا زیادہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کی صفات سے دور ہوگا۔ اتنا ہی وہ اخلاق فاضلہ سے بھی دور ہوتا چلا جائے گا۔

منیر احمد مبشر